السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ وحدہ وبعدہ : بحوث علمیہ وافتاء کی فتویٰ کمیٹی نے محمد عبدالعزیز کی طرف سے بھیجے جانے والے اس استفتاء کا جائزہ لیا؛ 'جس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ہم اپنے اس خط کے ساتھ سونے کا وہ ہار بھی بھیج رہے ہیں 'جس پر لفظ جلالہ (اللہ) لکھا ہوا ہے۔ اس ہار کو ہم مسلمانوں کی عورتیں زیور اور زینت کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے ادارہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے وابستہ بھائیوں نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اس زیور کا استعمال حرام ہے کیونکہ اس پر لفظ جلالہ لکھا ہوا ہے۔ یاد رہے کہ اس زیور کو مسلمان خواتین محض اظہار زیب وزینت اور یہود ونصاریٰ کی عورتوں کی مخالفت ہی کے لیے استعمال کرتی ہیں 'کیونکہ عیسائی ایسے زیور استعمال کرتے ہیں۔ جن پر صلیب اور بتوں کی تصویریں ہوتی ہیں اور یہودی ایسے زیور استعمال کرتے ہیں جن پر ستارہ داودکندہ ہوتا ہے۔ امید ہے اس مسئلہ سے متعلق راہنمائی فرمائیں گے ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ دیکھتے ہوئے کہ اس زیور پر لفظ جلالہ لکھا ہوا ہے تاکہ مسلمان عورتیں اسے اپنے سینہ پر لٹکالیں 'جس طرح عیسائی عورتیں ایسے زیور کو اپنے سینے پر لٹکاتی ہیں 'جس پر صلیب بنی ہوتی ہے اور یہودی عورتیں ایسے زیور کو اپنے سینہ پر لٹکاتی ہیں جس پر ستارہ داودکندہ ہوتا ہے اور یہ دیکھتے ہوئے کہ جس چیز پر اللہ تعالیٰ کا اسم پاک لکھا ہوا ہو اسے نقصان کے ازالہ 'نفع کے حصول اور اس طرح کے دیگر مقاصد کے لیے لٹکایا جاتا ہے اور اس طرح کی چیز کے سینہ اور گلے وغیرہ میں لٹکانے کی صورت اللہ تعالیٰ کے اسم پاک کی بے حرمتی بھی ہے کہ لٹکانے والا حالت نیند میں بھی اسے لٹکائے رکھتا ہے یا اس کے ساتھ ایسی جگہوں پر بھی چلا جاتا ہے 'جہاں کسی ایسی چیز کے ساتھ جانا مکرہ ہے 'جس میں کلام اللہ کا کوئی حصہ یا اللہ تعالیٰ کا اسم پاک لکھا ہو۔ کمیٹی کی رائے یہ ہے کہ کسی ایسے زیور کا استعمال جائز نہیں جس پر اسم جلالہ لکھا ہوتا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت سے اجتناب کیا جاسکے کہ مسلمانوں کو ان کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کردیا گیا ہے۔ نیز سد ذریعہ 'اللہ تعالیٰ کے اسم پاک کی بے حرمتی سے حفاظت اور تعویذ لٹکانے کی ممانعت کے عموم کا تقاضہ یہی ہے کہ اس طرح کا زیور استعمال نہ کیا جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

## ج4ص269

محدث فتویٰ